وارثِ علمِ الٰہی ہیں جنابِ سجادؑ | صبر کی پشت پناہی ہیں جنابِ سجادؑ
بے گناہوں کی گواہی ہیں جنابِ سجادؑ | ظلم و ظالم کی تباہی ہیں جنابِ سجادؑ

ہے جو دشنام یزیدِ ستم ایجاد کا نام
صابروں میں سرِ فہرست ہے سجادؑ کا نام

انتہائے غم و آلام جنابِ سجادؑ | درد میں ڈوبا ہوا نام جنابِ سجادؑ
حجتِ بانیٔ اسلام جنابِ سجادؑ | سرِ کفار پہ صمصام جنابِ سجادؑ

صبر کی تیغ سے وہ وار کیا عابدؑ نے
کفر کے قلعوں کو مسمار کیا عابدؑ نے

ناز ہے جس پہ عبادت کو وہ عابدؑ سجادؑ | ساجدوں کے ہیں جو سردار وہ ساجد سجاد
جو لڑے تیغِ عمل سے وہ مجاہد سجادؑ | آج بھی جسکی ضرورت ہے وہ قائد سجادؑ

چل سکے جن پہ فرشتے نہ بشر وہ راہیں
عابدِؑ زار و حزیں کر گئے سر وہ راہیں

کس نے وہ ضبط کیا ہے جو کیا عابدؑ نے | کس نے وہ درس دیا ہے جو دیا عابدؑ نے
خونِ دل کس نے پیا ہے جو پیا عابدؑ نے | کس نے وہ داغ لیا ہے جو لیا عابدؑ نے

کس نے تن باپ کا صد پارہ زمیں پر دیکھا
کس نے ماں بہنوں کو بلوے میں کھلے سر دیکھا

www.emarsiya.com

بیڑیاں پاؤں میں اور طوق گلے میں پہنے | دُرّے کھاتے ہوئے تا شام پہ کانٹوں پہ چلے
دل پہ گر جاتی تھی بجلی جو کبھی دیکھتے تھے | ننگے سر بی بیوں کے ہاتھ پس پشت بندھے

صدمے پہنچاتے تھے اس درجہ شقی نادان کو
مسکراتے ہوئے دیکھا نہ کسی نے ان کو

قید سے چھوٹ کے روتے رہے اڑتیس برس | اشک رومال بھگوتے رہے اڑتیس برس
چپ یہ اللہ کے پوستہ رہے اڑتیس برس | وار کفار کے ہوتے رہے اڑتیس برس

آخرش چل ہی گیا وار ستمگاروں کا!
زہر سے کردیا دل ٹکڑے عزاداروں کا

ہو کے مسموم جناں کو ہو گئے زین العباؑ | خانۂ فاطمہؑ زہرا میں پھر اک حشر اٹھا
سب عجب پیٹ رہے تھے سر و سینہ اپنا | حرمِ سرورؑ کو نہیں تھے مصروفِ بکا

آہ و زاری کا جو غل دل کو ہلا جاتا تھا
صدمے سے حضرتِ باقرؑ کو غش آجاتا تھا

کوئی کہتا تھا کہ ہمدرد ہمارا نہ رہا | ہائے افسوس یتیموں کا سہارا نہ رہا
پیار تھا جسکو غریبوں سے وہ پیارا نہ رہا | جسکو عیال پہ نہ تھا ظلم گوارہ نہ رہا

چپ رہے اڑتیس برس باپ کو رونے والا
سوتے گا قبر میں دن رات نہ سونے والا

غسل سجادؑ کو دینے لگے جب اہلِ عزا | جسمِ مظلوم سے ملبوس ہوا پھٹ کے جدا
پشت پر ابھرے سے تھے دُرّوں کے نشاں اوپلا | پنڈلیاں تھیں ورم آلود گلا زخمی تھا

خون رِستا ہوا آیا جو نظر زخموں سے
بھر گئے مومنوں کے قلب و جگر زخموں سے

عرض یوں حضرتِ باقرؑ نے کسی شخص نے کی | صبر فرمایئے مولاؑ پئے اللہ و نبیؐ
باپ کو غسل و کفن دیجئے اے ابنِ علیؑ | کربلا میں تو یہ نوبت بھی نہ آنے پائی

غسل پیاسوں کو گرفتارِ محن دے نہ سکے
باپ کو سیدِ سجادؑ کفن دے نہ سکے

آپکے باپ کا تن تیروں سے غربال نہیں | زیرِ شمشیر نہیں خاک پہ پامال نہیں
کربلا میں جو شہِ دیں کا تھا وہ حال نہیں | قید میں اہلِ حرم کھولے ہوئے بال نہیں

دیکھئے جمع ہیں تابوت اٹھانے والے
تھے رسن بستہ وہاں قبریں بنانے والے

دھوم سے سیدِ سجادؑ کا لاشہ اٹھا | ساتھ تھے سینہ و سر پیٹتے سب اہلِ عزا
پہلوئے حضرتِ شبرؑ میں جو لاشہ رکھا | یادِ شبیرؑ میں باقرؑ کا جگر خون ہوا

ٹکڑے ٹکڑے جو شہِ دیں کا بدن یاد آیا
غش ہوئے لاشۂ بےگور و کفن یاد آیا

فاتحہ قبر پہ پڑھتے تھے عقیدت والے | محو تھے گریہ و ماتم میں محبت والے
سب مسلماں نظر آتے تھے مروت والے | نذر کرتو بھی ظہورؔ اشک مودّت والے

باپ کا پرسہ تو دنیا نے دیا باقرؑ کو
کربلا میں مگر آزردہ کیا باقرؑ کو

www.emarsiya.com